ٹیلیفون نمبر ۳۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

انت الفضل بیتک ابیت اللہ یمنا عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل
روزنامہ
قادیان

یوم جمعہ

ترسیل زر اور اشتہارات کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل

جلد ۳۳ | ۸ ماہ احسان ۱۳۲۴ ھش | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۸ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۷ ماہ احسان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱/۲ ۷ بجے شام ڈلہوزی سے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ اہلبیت اور خدام بھی خیریت سے ہیں۔

قادیان ۷ ماہ احسان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج نزلہ کی شکایت کم ہے۔ مگر سر میں شدید درد ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

محترمہ بیگم صاحبہ نواب زادہ محمد عبد اللہ خان صاحب گزشتہ شب کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ حافظ عباد اللہ صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا چک دھیدو ضلع شیخوپورہ سے واپس آ گئے ہیں

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

امتِ محمدیہ میں درجہ ابراہیمی تواتر و تکرار سے ظاہر ہوتا رہیگا

موجودہ زمانہ کے ابراہیم

فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ :۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا۔ آج میں دوستوں کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں۔ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فیہ اٰیات بینات مقام ابراھیم (آل عمران ع ۱۰) مقام ابراہیم۔ آیات بینات کا بدل ہے۔ یعنی آیات بینات سے ہماری مراد مقام ابراہیم ہے۔ وہ لوگ جو مقام ابراہیم کا یہ مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ ایسا مقام جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تھی۔ انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اگر مقام ابراہیم سے مراد یہی ہے۔ تو اس میں آیتِ بیّنہ کونسی ہے۔ اگر وہ اسے ایک آیت کہہ لیں۔ تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن آیت بیّنہ تو وہ ہوتی ہے۔ جو کھلے طور پر کسی مسئلہ کیطرف توجہ دلاتی ہے۔

بیّنہ کے معنے

ہیں خوب کھول کر بیان کرنے والی اور آیت وہ ہے جو خاموشی سے ہمیں کسی مضمون کیطرف توجہ دلادیتی ہے۔ جیسے کسی نبی کا مکان یا اس کا پہنا ہوا کپڑا اپنی ذات میں آیت ہیں۔ کیونکہ ان کو دیکھنے سے انسان کی توجہ نبی کی طرف پھر جاتی ہے۔ اس کی خوبیاں کمالات اور فضائل انسانی نظر کے سامنے آجاتے ہیں۔ جذبۂ محبت بیدار ہو جاتا ہے۔ اور وہ عشق جو انسان کے دل میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہونے لگ جاتا ہے۔ اور انسان اپنے اخلاص میں بڑھ جاتا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"۔ پس یہ آیت تو بے شک ہے مگر آیت بیّنہ نہیں۔

آیت بیّنہ

وہ آیت ہوتی ہے۔ جو اپنی ذات میں ایک مضمون بیان کرنے والی ہوتی ہے۔ اتنی ہی چیز نہیں ہو سکتی۔ کہ اس بات کی طرف اشارہ کر دے۔ کہ یہاں ایک نبی کھڑا ہوا کرتا تھا۔ پھر یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فیہ اٰیات بینات۔ اس میں بہت سی کھلی کھلی آیات ہیں۔ لیکن بدل کیا ہے صرف ایک چیز یعنی مقام ابراہیم۔ مفسرین کو یہاں بہت مشکل پیش آئی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ منہا یہاں محذوف ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ عربی زبان کے لحاظ سے ہمیں اس بات کی اجازت حاصل ہے۔ کہ ہم منہا کو یہاں محذوف تسلیم کر لیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس کے بغیر آیت کے کوئی معنے نہیں ہو سکتے۔ اگر اس کے بغیر آیت اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل واضح ہو۔ تو ہمیں یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے، کہ یہاں منہا مقدر ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر مقام ابراہیم سے پہلے منہا کو مقدر بھی مان لیا جائے۔ تب بھی یہ سوال رہ جائیگا کہ یہ

آیت بیّنہ کونسی ہے

بے شک یہ آیت تو ہے۔ کہ ایک مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ لیکن یہ آیت بیّنہ نہیں۔ جو کسی زائد چیز پر دلالت کیا کرتی ہے۔ اور قرآن کریم نے تو یہاں آیت بیّنہ بھی نہیں بلکہ آیات بینات کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ گویا اس میں ایک نہیں بلکہ کئی آیات ہیں۔ اور آیات بھی وہ جو بینات ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اس آیت میں ایک لطیف اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ امت محمدیہ میں مقام ابراہیم بتکرار واپس لائیگا۔ اسی لئے مقام ابراہیم کے ساتھ آیاتِ بینات کو جمع کی صورت میں رکھا گیا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس خانۂ کعبہ میں بہت سی آیات بینات ہیں۔ اور وہ آیات بینات کیا ہیں۔

آیاتِ بینات سے مراد درجہ ابراہیمی ہے

جو تواتر اور تکرار کے ساتھ ظاہر ہوتا رہے گا یعنی خانۂ کعبہ سے تعلق رکھنے والی جماعتوں میں درجۂ ابراہیمی متواتر اور بار بار ظاہر ہو گا۔ چنانچہ پہلا اور سب سے بڑا درجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے۔ جس پر درود کے الفاظ بھی شاہد ہیں۔ چنانچہ جب ہم درود پڑھتے ہیں۔ تو یہی کہتے ہیں۔ کہ اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ پس فیہ اٰیات بینات

مقامِ ابراہیم کا ایک ثبوت درود بھی ہے

پھر ہم دیکھتے ہیں اسی درود میں اللہ تعالیٰ نے آیات بینات کا بھی ثبوت دے دیا ہے* کیونکہ درود میں ہم صرف یہ نہیں کہتے۔ کہ اللھم صل علی محمد بلکہ اس کے ساتھ ہی اٰل محمد کے الفاظ کا بھی اضافہ کرتے ہیں۔ اور اگر ایک آدمی بھی آل میں سے ایسا بن جائے۔ تو پھر دو شخص درجہ ابراہیمی رکھنے والے ہو جائیں گے اور اگر دو بن جائیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو شامل کر کے تین شخص درجہ ابراہیمی رکھنے والے ہو جائینگے۔ مگر یہ کوئی شرط نہیں کہ ایک دفعہ ہی ابراہیمی مقام رکھنے والے لوگ پیدا ہونگے۔ بلکہ جب یہ دعا قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لئے ہے۔ تو اسکے معنی یہ ہوئے۔ کہ اور بھی

کئی ابراہیمؑ امت محمدیہ میں پیدا ہونگے

پس درود خود اس بات پر شاہد ہے۔ کہ ایک نہیں بلکہ کئی ابراہیمؑ امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے ہیں

ایڈیٹر :۔ غلام نبی
کیف ٹی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی۔

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے۔ اس وقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہیئے جو دیارِ حبیبؐ میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کیلئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہیئے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبداللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا۔ جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں۔ وہ اپنی شقاوتِ قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے۔ اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غرباء کے لئے ادا کریں امید ہے۔ کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں۔ لیکن آلِ محمد میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو آپ کے نقشِ قدم پر ابراہیمی مقام حاصل کرنے والے ہونگے اور چونکہ کئی لوگ

ابراہیمی مقام رکھنے والے امت محمدیہ میں

آنے والے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مقامات کی بجائے مقامِ ابراہیم کہہ دیا جو مفرد اور جمع دونوں کے لئے آجاتا ہے۔ اور فیہ آیات بینات کہہ کر بتا دیا کہ خانہ کعبہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اس میں ایسی کئی آیات ہیں جو بولنے والی ہیں۔ اور وہ یہ کہ درجۂ ابراہیمی بار بار ظاہر ہوگا گویا جس طرح خانہ کعبہ کی جسمانی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ہوئی اسی طرح اس کی روحانی تعمیر کے لئے ہمیشہ ابراہیمؑ پیدا ہوتے رہینگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایک دفعہ الہام ہوا کہ یکے پائے من بوسیدہ ومن مے گفتم کہ حجرِ اسود منم (تذکرہ صفحہ ۲۷۳) یعنی ایک شخص آیا اور اس نے میرے پاؤں چومے میں نے اُسے کہا کہ میں ہی حجرِ اسود ہوں۔ یہ مقام فیہ آیات بینات کا ہی ہے۔ آخر حجرِ اسود بھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہی رکھا تھا۔ پس آپ کا اپنے آپ کو حجرِ اسود قرار دینا بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بھی مقامِ ابراہیم حاصل ہوا۔ درحقیقت تعمیرِ روحانی کے لحاظ سے کوئی ابراہیم حجرِ اسود کا قائم مقام ہوتا ہے۔ کوئی کسی دیوار کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اور کوئی کسی پتھر کا قائم مقام ہوتا ہے۔ جو روحانی خانہ کعبہ کو گرنے سے ہمیشہ محفوظ رکھتے ہیں۔ پس چونکہ امت محمدیہ میں ابراہیمؑ کثرت سے پیدا ہونے

[illegible] سے اسلام کی حفاظت کا فرض سرانجام دینا تھا اس لئے خانہ کعبہ اور مقامِ ابراہیم کے ذکر کے ساتھ فیہ آیات بینات کے الفاظ اللہ تعالیٰ نے استعمال فرما دیئے یہ بتانے کیلئے کہ خانہ کعبہ کی طرف تمام مسلمانوں کا مونہہ کرنا کسی رسم و رواج کے ماتحت نہیں قومی دستور کے مطابق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاص مشاء اور اُسکی بہت بڑی حکمت کے ماتحت ہے اگر محض قومی رسم و رواج کے مطابق ایسا ہوتا تو امت محمدیہ میں بار بار ابراہیمؑ کسطرح پیدا ہوتے اور اسکی یہ سنت کسطرح ظاہر ہوتی کہ جب بھی

خانۂ کعبہ کی روحانی تعمیر

بگڑنے لگتی ہے۔ ایک ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ جو پھر اسکی بنیادوں کو استوار اور اسکی دیواروں کو مضبوط بنا دیتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا

کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں کہ یکدم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ اس امت میں کئی ابراہیمؑ ہوئے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیمؑ ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیمؑ ہیں۔ اور مجھے اپنے متعلق بتایا گیا کہ

ایک ابراہیمؑ میں بھی ہوں

ہم تین ابراہیمؑ تو اکٹھے ہی ہو گئے نہ معلوم اور کتنے ابراہیمؑ اس امت میں گذرے ہیں اور کتنے ابراہیمؑ قیامت تک اس امت میں آئینگے۔ یہی حکمت تھی جس کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کہ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ فیہ آیات بینات و مقام ابراہیم اس میں کئی آیات بینات ہیں۔ اور مقام ابراہیم بھی ہے بلکہ فرمایا ہے۔ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم۔ آیات بینات ہی مقام ابراہیم ہیں اور یہ مقام ایک نہیں بلکہ بینات کا لفظ لاکر بتا دیا کہ کئی مقام ابراہیمؑ ہیں۔ یعنی بار بار مقامِ ابراہیمی ظاہر ہوتا رہیگا اور بار بار امت محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہینگے جو ابراہیمی نمونہ پر آئینگے اور ان کے ذریعہ بار بار خانہ کعبہ کی تعمیر ہوتی رہیگی اور اسلام کی گرتی ہوئی دیواروں کو استوار کیا جائیگا گویا جب بھی اسلام پر کوئی مصیبت کا وقت آیا اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایک ابراہیمؑ کھڑا کیا جائیگا جو اسلام کے احیاء کا باعث ہوگا۔ اور لوگوں کے دلوں میں جو شکوک و شبہات پیدا ہو چکے ہونگے اُن کو دور کریگا۔ اسطرح اُس ابراہیمؑ کے ذریعہ دنیا کو پھر کعبہ میں خدا نظر آنے لگ جائیگا۔ پھر اُس شمع ابراہیمی پر قربان ہونے کیلئے دنیا کے چاروں طرف سے پروانے جمع ہونگے اور پھر دنیا اُس نظارہ کو دیکھنے لگ جائیگی جو اس نے پہلے ابراہیمؑ کے وقت دیکھا کہ یاتین من کل فج عمیق۔ پھر خدا اُس ابراہیمؑ کیلئے آسمان سے اپنا رزق نازل کریگا۔ پھر اُسکے لئے اپنی خاص تائیدات کا جلوہ دکھائیگا۔ پھر دنیا کو یہ نظارہ نظر آئیگا کہ مخالف اسکی طرف لوگوں کو آنے سے روکتے ہیں مگر لوگ ہیں کہ علیٰ کل ضامرٍ (یاتین من کل فج عمیق) اُسکی طرف کھچے چلے آتے ہیں اور ہر فج عمیق سے اُسکے فیوض کو حاصل کرنے کیلئے دوڑے چلے آرہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی الہام ہے۔ کہ یاتیک من کل فج عمیق (تذکرہ صفحہ ۵۲) اور یہ الہام اسی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ایک ابراہیمؑ تو بھی ہے۔ اور تیرا کام بھی یہی ہے کہ تو خانہ کعبہ کی ابراہیمؑ کی طرح تعمیر کرے لوگ تیری مخالفت کرینگے۔ تجھے اپنے مقصد میں ناکام کرنیکی کوشش کرینگے۔ تجھے مٹانے اور برباد کرنیکے منصوبے سوچینگے مگر ہم تجھے اپنی برکات سے متمتع کرینگے اور تیری طرف لوگوں کے قلوب کو اسطرح مائل کر دینگے کہ کوئی مخالفت انکو تیرے پاس آنے سے روک نہیں سکیگی۔ پس فیہ آیات بینات مقام ابراہیم میں

یہ پیشگوئی کی گئی تھی

کہ دنیا اس نظارہ کو بار بار دیکھے گی۔ جو اس نے ابراہیمؑ اول کے وقت دیکھا۔ یعنی اسلام کی حفاظت اور اس کی دیواروں کی مضبوطی کے لئے ہمیشہ ایسے لوگ کھڑے ہوتے رہیں گے۔ جو ابراہیمی مقام رکھتے ہونگے۔ اور اس طرح لوگوں پر ہمیشہ یہ ظاہر ہوتا رہیگا۔ کہ خانہ کعبہ خدا کی حفاظت کے ماتحت ہے۔ اور اسلام اس کا پیارا دین ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس مذہب کو کچل نہیں سکتی۔ اور کوئی زمانہ اس کو مٹانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ کیونکہ فیہ اٰیات بینات مقام ابراھیم۔ جو اس میں ایسی کئی آیات ہیں جو بار بار اور بتکرار ظاہر ہوتی رہیں گی۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے قادیان میں پیدا کیا۔ جو وادیٔ غیر ذی زرع کی طرح تھا۔

وادیٔ غیر ذی زرع

کے پہلے زمانہ کے لحاظ سے اور معنے ہوں گے۔ اور اس زمانہ کے لحاظ سے اور معنی ہونگے۔ عرب میں کسی جگہ زراعت ہوتی تھی۔ اور کسی جگہ نہیں۔ اس لئے وہاں وادیٔ غیر ذی زرع کے یہ معنے تھے۔ کہ ایسی وادی جہاں کوئی چیز پیدا نہ ہوسکے۔ مگر آجکل کارخانوں اور ریل اور تار کا زمانہ ہے۔ اس لئے جو مقام شہرت اور ترقی کے ان وسائل سے کوسوں دور ہو گا۔ اسے موجودہ زمانہ کے لحاظ سے وادیٔ غیر ذی زرع ہی کہا جائیگا چنانچہ دیکھ لو۔

قادیان کی یہی حالت تھی

یہاں نہ ریل آتی تھی۔ نہ تار اور ٹیلیفون کا کوئی انتظام تھا۔ نہ کسی قسم کا کوئی کارخانہ یہاں جاری تھا۔ دنیا سے الگ ایک گوشہ میں نہائت گمنامی کی حالت میں یہ بستی پڑی ہوئی تھی۔ اور کسی کے وہم اور گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ کہ اس بستی کا شہرہ کسی دن دنیا کے کناروں تک پہونچ جائیگا۔ اور دور دراز علاقوں اور دور دراز ممالک سے لوگ اس کی طرف کھچے چلے آئیں گے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے

موجودہ زمانہ کے ابراہیمؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وادیٔ غیر ذی زرع میں بھیجا۔ اور پھر جس طرح عرب کی غیر ذی زرع وادی میں اللہ تعالیٰ نے تمام سامانوں کو بہم پہنچا دیا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قادیان کو ترقی عطا فرمائی۔ یہاں تک کہ اب تار اور ٹیلیفون اور ریل اور کارخانے سب چیزیں قادیان میں پائی جاتی ہیں۔ اور روز بروز یہ مقام خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ یہ بھی آپ کے ابراہیمی مقام پر ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے نبیوں کے لئے بڑے بڑے شہروں میں آنا منع نہیں۔ لیکن اگر کوئی لاہور شہر میں نبی آئیگا۔ تو وہ ابراہیمؑ نہیں کہلائیگا۔ ابراہیمؑ کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ وادیٔ غیر ذی زرع میں آئے۔ اور پھر ایک نئی بستی کی بنیاد ڈالے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے مکہ میں پیدا کیا۔ مگر پھر آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کامل مشابہت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کو مدینہ میں لے گیا۔ جو ایک نئی بستی اور نیا شہر تھا۔ اور اس نئے شہر کو پھر اس نے آپؐ کے ذریعہ آباد کیا۔ اور اس طرح آپؐ کی

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مماثلت

قائم ہوگئی۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔ جن جن چیزوں کو مکہ میں حرام قرار دیا گیا تھا۔ انہی چیزوں کو میں مدینہ میں حرام قرار دیتا ہوں۔ یوں مکہ کا نام مکہ اور مدینہ کا نام مدینہ ہے۔ لیکن ابراہیمؑ کے نقطۂ نگاہ سے ہم مکہ کو مکۂ ابراہیمی اور مدینہ کو مکۂ محمدی کہہ سکتے ہیں۔ مدینہ ایک چھوٹا سا مقام تھا۔ مگر اس وجہ سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنا شہر بنا لیا۔ خدا نے اسے اس قدر برکت دی۔ کہ وہ

اسلامی بادشاہت کا مرکز

بن گیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اسی جگہ سے دنیا پر حکمرانی کرتے رہے حضرت علیؓ سے یہ غلطی ہوئی۔ کہ وہ مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔ اگر ان کی خلافت کو الگ کرلیا جائے۔ تو تین خلافتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے مدینہ سے ساری دنیا پر حکومت کی۔ افریقہ کے کناروں سے لے کر ہندوستان اور پھر چین کے کناروں تک مدینہ کا ہی رعب پھیلا ہوا تھا۔ اور لوگ ڈرتے تھے۔ کہ ان سے کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ جو خلفاء راشدہ کے احکام کے خلاف ہو۔ اتنا بڑا رتبہ مکہ والوں کو نہیں ملا۔ صرف مدینہ والوں کو ملا۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ مکہ کی بنیاد ابراہیم اولؑ کے ہاتھ سے رکھی گئی تھی۔ اور مدینہ کی بنیاد

ابراہیم اعلےٰؐ

کے ہاتھ سے رکھی گئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں چنا۔ اور قادیان کی تکمیل کا کام آپؑ کے سپرد کیا۔ چنانچہ وہ مقام جسے کوئی شہرت حاصل نہ تھی۔ کوئی عزت حاصل نہ تھی۔ کوئی دبدبہ اور رعب حاصل نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے آپؑ کی برکت سے ایسی ترقی بخشی کہ آج دشمن تک حیرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ ترقی حیرت انگیز ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے چونکہ

مجھے بھی ابراہیمؑ قرار دیا

تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے شہر سے باہر کی نئی آبادی کی بنیاد رکھوادی بے شک جہاں تک قادیان کی شہرت اور اس کی عظمت کا سوال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی قادیان کو یہ برکت حاصل ہو چکی تھی۔ مگر جہاں تک

شہر سے باہر نئی آبادی

کا سوال ہے۔ یہ سب کی سب آبادی میرے زمانہ میں ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے جب میری خلافت کا زمانہ آیا۔ تو ابتدائی سال میں ہی قرآن کریم کے پہلے پارہ کا ترجمہ شائع کرنے کا سوال سامنے آگیا۔ اس وقت ہماری جماعت کی حالت اتنی کمزور تھی۔ کہ پہلے پارہ کی اشاعت کے اخراجات کا اندازہ تین ہزار روپیہ لگایا گیا۔ مگر اس روپیہ کا اکٹھا ہونا بھی بالکل ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ آخر میں نے تجویز کی۔ کہ ہم اپنی زمین کا کچھ ٹکڑا فروخت کردیں۔ شائد اسی طرح کچھ آمد ہو جائے۔ اور وہ ترجمۃ القرآن کے کام آسکے۔ مگر اس تجویز کے متعلق بھی یہ خیال تھا۔ کہ لوگوں کے پاس روپیہ نہیں۔ شائد یہ تجویز کامیاب ہو یا نہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ زمین کا ایک ٹکڑا جہاں آجکل محلہ دارالفضل آباد ہے۔ میں نے اس غرض کے لئے فروخت کرنے کا اعلان کیا اور بعض دوسرے دوستوں کے سپرد یہ کام کردیا۔ شام کے وقت مجھے اطلاع ملی۔ کہ جتنی زمین تھی سب فروخت ہو چکی ہے۔ اور ابھی اور کئی گاہک باقی رہتے ہیں۔ غرض ایک دن کے اندر اندر جتنی رقم کی ضرورت تھی۔ اس سے زیادہ روپیہ جمع ہو گیا۔

پھر میرے دل میں خیال آیا۔ کہ کیوں نہ ہم اسی طرح اپنی زمینیں فروخت کرتے جائیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ

قادیان کی آبادی

ترقی کرجائیگی۔ چنانچہ اس کے مطابق ہم نے زمینیں فروخت کرنی شروع کردیں۔ اور وہ تمام محلے آباد ہوئے۔ جو آج محلہ دارالفضل دارالرحمت اور دارالبرکات وغیرہ نام سے نظر آتے ہیں۔ پس قادیان کی نئی آبادی سب کی سب میرے زمانہ میں ہی ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک مکان بھی (سوائے مدرسہ وغیرہ انجمن کی عمارتوں کے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نہیں تھا۔ یہ دارالفضل اور دارالرحمت اور دارالبرکات شرقی اور دارالبرکات غربی۔ دارالشکر۔ دارالیسر۔ دارالفتوح۔ دارالانوار سب کے سب وہ محلے ہیں۔ جو میرے زمانہ میں آباد ہوئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ فرشتہ نے مجھے کہا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔ قادیان کی آبادی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی بڑھنی شروع ہوگئی تھی۔ اور کئی سو آدمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں قادیان آچکا تھا۔ لیکن

نئی آبادی سب کی سب میرے زمانہ میں

ہی ہوئی ہے۔ اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ فرشتہ کی طرف سے مجھے اپنے متعلق جو کچھ بتایا گیا وہ بالکل درست تھا۔ پھر روحانی اصول پر وادیٔ غیر ذی زرع میں کسی مامور یا مصلح کو بھیجے جانے کا یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی ایسے شخص کو جو ابراہیمی مقام پر کھڑا ہو۔ لوگوں کی اصلاح کے لئے بھیجے۔ تو اسے ایک ایسا مرکز عطا کرتا ہے۔ جو بیرونی دنیا سے الگ ہوتا ہے تاکہ وہ اس مرکز میں رہ کر اپنی جماعت کی تربیت کرسکے۔ جب تک کوئی ایسا مرکز نہ ہو۔ جس میں جماعت کو اپنے مناسب حال ماحول میسر آسکے۔ اس وقت تک اسکے اندر وہ قابلیتیں پیدا نہیں ہو سکتیں جو دنیا پر غالب آنے والی اقوام کے اندر پائی جانی ضروری ہیں۔ اسی لئے تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے ایک شخص کو اس کے سوال کے جواب میں کہا کہ

حیات ملی کے لئے ضروری ہے کہ ایک مرکز ہو

اس کے بغیر اُسے روحانی حیات حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہی حکم دیا کہ یہاں سے اپنی قوم کو لے جاؤ چنانچہ وہ اس حکم کے ماتحت بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نکال کر لے گئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک نبی کے آنے کی اولین غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ قوم کا خدا سے اتصال ہو مگر کوئی قوم خدا سے مل ہی نہیں سکتی جب تک ایک علیحدہ مرکز اور علیحدہ ماحول میں رہ کر اُس کی مناسب رنگ میں تربیت نہ کی جائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ فرعون کی بستی میں رہ کر بنی اسرائیل کو خدا سے ملا سکتے اور تورات کی حکومت مضبوط بنیادوں پر قائم کر سکتے یہی حکمت تھی کہ خدا ان کو باہر لایا۔ اور اُن کو فرعون کی بستی سے اُس نے نکال لیا۔ اس وقت

قادیان ہمارا مرکز

ہے اور گو یہاں ابھی تک غیر احمدیوں کی آبادی بھی کسی قدر ہے۔ مگر بہر حال ایک الگ مرکز ہونے کی وجہ سے احمدیوں کو ایک ماحول میسر ہے۔ جس میں رہ کر وہ اعلیٰ درجہ کی تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ لنڈن تو بڑا شہر ہے اگر لاہور جیسے شہر میں ہی جس کی سات لاکھ آبادی ہے دس بارہ ہزار احمدی ہوں تو وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہونگے۔ اور وہ ہرگز اُس رنگ میں تربیت حاصل نہیں کر سکینگے جس رنگ میں قادیان میں دوسروں سے علیحدہ رہ کر حاصل کر رہے ہیں۔ پس ہر ابراہیمؑ کے لئے ضروری ہے کہ وہ وادیٔ غیر ذی زرع میں آئے اور

وادیٔ غیر ذی زرع سے مراد

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں جنگل نہیں بلکہ ایسا مقام ہے جو دنیا سے الگ ہو۔ دیکھو بہائی ہیں اُن کا کوئی مرکز ہی نہیں اور اسی وجہ سے ان کی ترقی بالکل محدود ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم میں دو چار چونکہ بڑے بڑے مالدار لوگ موجود ہیں اس لئے ہماری ترقی کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ اُن کا کوئی مرکز نہیں اس لئے وہ ساری دنیا میں پھیل ہی نہیں سکتے

اصلھا ثابتٌ وفرعھا فی السماء کے مطابق کوئی مقام ایسا ضرور ہونا چاہئے جو قوم کی جڑ اور اُس کے مرکز کے طور پر ہو۔ جب کسی قوم کا ایک مرکز ہو تو اس کے بعد حیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہٗ کے مطابق ہر وقت اُس قوم کے افراد کے سامنے یہ مقصد رہتا ہے۔ کہ یہ وہ مقام ہے۔ جس کے لئے ہم نے اپنے مال اور اپنی جانیں قربان کرنی ہیں۔ اور جس کی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے ہم نے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا۔ یہ چیز ہے۔ جو ایمان کو تازہ رکھتی ہے ورنہ قوموں پر ایسا زمانہ بھی آجاتا ہے۔ جب اُن میں کوئی امام نہیں رہتا ایسے وقت میں اُن کے اندر زندگی کے آثار قائم رکھنے کے لئے

مرکز کی محبت

ہی کام آتی ہے۔ مسلمانوں کو دیکھ لو وہ منتشر اور پراگندہ ہو چکے ہیں مگر آج اس گئی گذری حالت میں بھی مکہ اور مدینہ کا نام اُن کو اکٹھا کرنے والا ہے۔ اور ساری قومیں ڈرتی ہیں کہ اگر ہم نے مکہ یا مدینہ پر ہاتھ ڈالا تو مسلمانوں کا مقابلہ کرنا اُن کے لئے مشکل ہو جائیگا۔ اسی طرح

قادیان ہمارا مذہبی مرکز ہے

اور گورنمنٹ بھی ڈرتی ہے۔ کہ اگر اُس نے قادیان کے مقدس مقامات میں سے کسی ایک کی بھی بے حرمتی کی تو جماعت احمدیہ اس ہتک کو برداشت نہیں کر سکیگی۔ بیشک امام کے ذریعہ قوم کی کامل حفاظت ہوتی ہے لیکن اگر امام نہ ہو تو ایک مرکز کی وجہ سے قوم کی ناقص حفاظت ضرور رہتی ہے۔ اور لوگ ڈرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے اس قوم کے مرکز پر ہاتھ ڈالا تو یہ قوم بھڑک اٹھیگی اور اس کا مقابلہ کرنا آسان نہ ہوگا۔

وصیّت کا مسئلہ ایسا ہے۔ جو خاص الہامات کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا ایک عملی ثبوت ہے۔

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح علیہ السلام کے مر کر جی اٹھنے کا بے بنیاد دعویٰ

۵

اناجیل کے حوالے

عیسائی رسالہ "اخوت" نے تیسری شہادت کے ضمن میں لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیحؑ کی قبر پر نگران لوگوں نے فرشتوں کو نازل ہوتے اور پتھر لڑھکاتے دیکھا جس کے باعث وہ بے ہوش ہو گئے۔ اس کی صحت کو جانچنے کے لئے انجیلی روایات کی تنقیح ضروری ہے۔

انجیل متی میں لکھا ہے۔ "اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اتر کے آیا اور اس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کے اس پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ بجلی کا سا اور اس کی پوشاک سفید برف کی سی تھی۔ اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے اور مردے سے ہو گئے۔ پر فرشتے نے مخاطب ہو کر ان عورتوں سے کہا تم مت ڈرو میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو جو صلیب پر کھینچا گیا ڈھونڈھتی ہو وہ یہاں نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا اس نے کہا تھا۔ وہ اٹھا ہے"۔

متی ۲۸ / ۲ تا ۶

انجیل مرقس میں لکھا ہے۔

"جب سبت کا دن گذر گیا مریم مگدلینی اور یعقوب کی ماں مریم اور سلومے نے خوشبودار چیزیں مول لیں تاکہ آن کر اس پر ملیں اور ہفتے کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے ہوتے قبر پر آئیں اور آپس میں کہنے لگیں کہ ہمارے لئے پتھر کو قبر پر سے کون ڈھلکائیگا جب انہوں نے نگاہ کی تو اس پتھر کو ڈھلکا ہوا پایا کیونکہ وہ بہت بھاری تھا۔ اور قبر میں جا کر انہوں نے ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے داہنی طرف بیٹھے دیکھا اور گھبرا گئیں۔ اس نے انہیں کہا مت گھبراؤ تم یسوع ناصری کو جو صلیب پر کھینچا گیا ڈھونڈھتی ہو وہ جی اٹھا ہے۔ وہ یہاں نہیں"۔ مرقس ۱۶ / ۱ تا ۶

انجیل لوقا میں لکھا ہے۔

"اور وے اتوار کے دن بڑے تڑکے ان خوشبوؤں کو جو تیار کی تھیں لیکے قبر پر آئیں۔ اور ان کے ساتھ مرد تھے۔ اور انہوں نے پتھر کو قبر پر سے ڈھلکا ہوا پایا اور اندر جا کے خداوند یسوع کی لاش نہ پائی اور ایسا ہوا کہ جب وے اس بات سے حیران تھیں دیکھو دو شخص چمچماتی پوشاک پہنے ان کے پاس کھڑے تھے جب وہ ڈرتی اور اپنے سر زمین پر جھکاتی تھیں۔ انہوں نے ان سے کہا تم کیوں زندہ کو مردوں میں ڈھونڈتی ہو"۔

لوقا ۲۴ / ۱ تا ۶

انجیل یوحنا میں لکھا ہے "ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندھیرا تھا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ٹلا ہوا دیکھا تب وہ شمعون پطرس اور اس دوسرے شاگرد پاس جسے یسوع پیار کرتا تھا دوڑی آئی اور انہیں کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اسے کہاں رکھا پھر پطرس اور دوسرا شاگرد نکلے اور قبر کی طرف گئے چنانچہ وے دونوں اکٹھے دوڑے پر دوسرا شاگرد پطرس سے بڑھ گیا۔ اور قبر پر پہلے پہنچا اس نے جھک کے سوتی کپڑے پڑے دیکھے پر وہ اندر نہ گیا۔ تب شمعون پطرس اس کے پیچھے پہنچا اور قبر کے اندر گیا اور سوتی کپڑے پڑے دیکھے اور وہ رومال جس سے اس کا سر بندھا تھا ان سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں پر جدا لپٹا ہوا ایک جگہ پڑا دیکھا تب دوسرا شاگرد بھی جو قبر پر پہلے آیا تھا اندر گیا اور دیکھ کے یقین کیا۔ کیونکہ وے ہنوز اس نوشتہ کو نہ جانتے تھے کہ مردوں میں سے جی اٹھنا اس کا ضرور ہے۔ تب وہ شاگرد اپنے اپنے گھر میں پھر گئے لیکن مریم باہر قبر پر روتی رہی اور روتے ہوئے جب کہ قبر میں جھک کے نظر کی تو ۲ دو فرشتے سفید پوشاک پہنے ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پائنتی جہاں یسوع کی لاش رکھی تھی بیٹھے دیکھا جنہوں نے اس سے کہا اے عورت تو کیوں روتی ہے۔ اس نے انہیں کہا اس لئے کہ وے مرے خداوند کو لے گئے اور میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اسے کہاں رکھا جب وہ یوں کہہ چکی تو پیچھے پھری اور یسوع کو کھڑے دیکھا۔ اور نہ پہچانا کہ وہ یسوع ہے"۔ یوحنا ۲۰ / ۱ تا ۱۵

اختلافات کا خلاصہ

مندرجہ بالا چاروں حوالوں میں بعید اختلاف ہے متی جس بھونچال اور فرشتے کے نزول کا ذکر کرتا ہے باقی تینوں انجیل نویس اس کے متعلق بالکل خاموش ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ ورنہ تمام انجیل نویس درج کرتے دیگر اختلافات یہ ہیں

۱- متی کے نزدیک مریم مگدلینی اور مریم دو عورتیں آئیں۔ مرقس کے نزدیک سلومے بھی ساتھ تھی۔ لوقا کے نزدیک کئی گلیلی عورتیں مردوں سمیت آئیں۔ یوحنا کے نزدیک صرف مریم مگدلینی اکیلی آئی۔

۲- وقت میں بھی اختلاف ہے۔ مرقس کے نزدیک سورج نکلتے ہوئے آئیں۔ اور یوحنا کے نزدیک اتنے تڑکے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا۔

۳- متی کے نزدیک فرشتہ نے آکر پتھر لڑھکایا۔ اور اس پر بیٹھ گیا۔ باقی تینوں فرشتے کا ذکر تک نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک زائرین نے آکر پتھر لڑھکا ہوا دیکھا۔

۴- متی کے نزدیک فرشتہ عورتوں کے آنے پر نمودار ہوا۔ مرقس کے نزدیک قبر کے اندر جاکر انہوں نے فرشتہ کو نہیں بلکہ ایک جوان کو دیکھا۔ لوقا کے نزدیک دو اشخاص چمکتی پوشاک والے انہیں قبر سے باہر ملے۔ اور یوحنا کے نزدیک مریم مگدلینی نے دو فرشتے قبر کے اندر دیکھے۔ ایک سرہانے ایک پائینتی۔

حقیقت کیا ہے؟

ان اختلافات کے ہوتے ہوئے کس طرح باور کیا جاسکتا ہے۔ کہ اناجیل کے بیان کردہ تمام واقعات صحیح ہیں۔ ایک ہی واقعہ کو چار انجیل نویس بیان کرتے ہیں۔ اور ان میں اتنا اختلاف ہے۔ کہ کوئی کچھ کہتا ہے۔ کوئی کچھ۔ پس "اخوت" کا یہ کہنا کہ پہرے داروں نے حضرت مسیحؑ کی قبر پر ایسے نشانات کا مشاہدہ کیا۔ کہ وہ ان کی ہیبت سے بیہوش ہوگئے۔ ایک ایسی بات ہے۔ جو اختلافات کے باعث پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ اور انجیلی روایات میں اتنا بین اختلاف ہے۔ کہ ان کے ہوتے ہوئے کسی ایک روایت پر یقین کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ سہمی ہوئی عورتوں نے نہ فرشتے دیکھے نہ کچھ اور بلکہ مسیحؑ ہی کو اور ان کے شاگردوں کو ہی چمکتی پوشاک میں فرشتے خیال کیا۔ اور رنج و محن کی گھڑیوں میں اکثر ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ خون نکلنے کے باعث قدرتاً حضرت مسیح کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ اور حلیہ بدلنے کے باعث ان کی ہیئت اور بھی تبدیل ہو چکی تھی۔ جس کے باعث غم آشنا عورتوں نے آنسوؤں سے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے اسے فرشتہ خیال کیا۔ اور اسے پہچان نہ سکیں۔ جیسا کہ انجیل یوحنا میں مذکور ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ فرشتوں کا نزول سب مبالغہ ہی ہو۔ اور حقیقت وہی ہو۔ جسے لوقا نے بیان کیا ہے کہ "عورتوں نے کہا۔ ہم نے رویا میں فرشتوں کو دیکھا۔ جنہوں نے کہا۔ کہ یسوع زندہ ہے" (لوقا ۲۴/۲۳) اور رویا میں فرشتوں کا نظر آنا کوئی عجیب امر نہیں۔

شاگردوں کو دکھائی دینا

اب رہا اخوت کا یہ کہنا۔ کہ حضرت مسیح قبر سے نکلنے کے بعد مختلف شاگردوں کو دکھائی دیئے۔ جو ان کے دوبارہ زندہ ہو جانے کی دلیل ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ شاگردوں کو دکھائی دینا حضرت مسیح کی زندگی کی علامت تو بے شک ہے۔ لیکن ان کے مر کر زندہ ہو جانے کی علامت نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص کچھ عرصہ غائب رہنے کے بعد اگر اپنے واقف کاروں کو دکھائی دے تو کیا اس سے یہ مطلب لیا جائیگا۔ کہ ضرور وہ مر کر زندہ ہوا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس ایک امر جو شاگردوں سے پوشیدہ تھا۔ اور جس کی حقیقت وہ نہیں جانتے تھے۔ اس کے متعلق ظنون حق الیقین کے مرتبے تک کس طرح پہنچا سکتے ہیں۔ جبکہ دلائل سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ موت نما بیہوشی ان پر طاری ہوگئی تھی۔ جس کے بعد وہ ادویات کے استعمال سے ہوش میں آگئے۔ ان حالات میں حضرت مسیحؑ کے زندہ وجود کو دوبارہ حیات کے ثبوت میں پیش کرنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

پھر جن شاگردوں کو مسیحؑ قبر سے نکلنے کے بعد ملے۔ ان میں بھی اختلاف ہے۔ یوحنا اور مرقس کے نزدیک مسیح پہلی دفعہ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوا۔ مرقس میں لکھا ہے۔ "ہفتے کے پہلے دن وہ سویرے اٹھ کر پہلے مریم مگدلینی کو جس میں سے اس نے سات دیو نکالے تھے۔ دکھائی دیا۔ اس نے جاکے اس کے ساتھیوں کو جو اس کے لئے غمگین اور روتے تھے خبر دی۔" مرقس ۱۶/۹۔ یوحنا میں لکھا ہے۔ "جب وہ یوں کہہ چکی۔ تو پیچھے پھری اور یسوع کو کھڑے دیکھا۔ اور نہ پہچانا۔ کہ وہ یسوع ہے۔ یسوع نے اس سے کہا۔ اے عورت۔ تو کیوں روتی ہے۔ کس کو ڈھونڈتی ہے۔ اس نے اسے باغبان جان کے کہا۔ کہ اے صاحب اگر اس کو یہاں سے اٹھایا ہو۔ تو مجھ سے کہہ کہ اس کو کہاں رکھا ہے۔ کہ میں اسے لے جاؤں گی۔ یسوع نے اسے کہا۔ اے مریم وہ متوجہ ہوئی۔ اور اسے کہا۔ ربونی یعنی اے استاد۔ یسوع نے اس سے کہا۔ مجھ کو مت چھو۔ کیونکہ میں ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہیں گیا۔"
(یوحنا ۲۰/۱۴ تا ۱۷)

لیکن لوقا ان دونوں کے برعکس یہ کہتا ہے۔ کہ یسوع دو شاگردوں کو سب سے پہلے ملا۔ جو اماؤس نامی گاؤں کو جا رہے تھے۔ جو یروشلم سے پونے چار کوس کے فاصلے پر ہے۔ (لوقا باب ۲۴)

شاگردوں کا انکار

پھر یہ بھی قابل غور ہے۔ کہ جن شاگردوں پر مسیح ظاہر ہوئے۔ کیا انہوں نے یقین کیا۔ کہ مسیح تیسرے دن جی اٹھا ہے۔ مرقس کہتا ہے۔ کہ دو مرتبہ ان شاگردوں نے اس بات کو قبول نہ کیا۔ (مرقس ۱۶/۱۱ تا ۱۳) لوقا کہتا ہے۔ "مگر یہ باتیں انہیں کہانی سی معلوم ہوئیں۔ اور انہوں نے ان کا یقین نہ کیا" ۲۴/۱۱ مسیح کے شاگرد دن رات ان کے ساتھ رہے۔ اور بقول عیسائی صاحبان عجیب و غریب نشانات کا مشاہدہ کرتے رہے۔ مردے ان کے سامنے زندہ ہوتے۔ بیمار شفا پاتے۔ کوڑھی اچھے ہوتے۔ اندھے بینا ہوتے۔ ہزاروں بھوکے چند روٹیوں سے سیر ہوتے انہوں نے دیکھے۔ مگر "یسوع کے دوبارہ جی اٹھنے کی خبر انہیں کہانی سی معلوم ہوئی"۔ کیوں؟ ایسا کیوں ہوا۔ دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے۔ یا تو وہ معاف کیجئے صحیح العقل نہ تھے۔ اور بقول یسعیاہ کانوں سے سنتے ہوئے نہ سمجھتے تھے۔ اور آنکھوں سے دیکھتے ہوئے نہ دیکھتے تھے۔ کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھا گئی۔ (یسعیاہ ۶/۱۰،۹) حالانکہ "اخوت" انہیں صحیح العقل باسمجھ اور ہوشمند کہتا ہے۔ اور ان کے عقل و فہم دل و دماغ کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اور یا پھر ماننا پڑیگا۔ کہ انجیل نویسوں نے وہ باتیں مسیح کی طرف منسوب کیں۔ جن کی مسیح کے شاگردوں کو کوئی خبر نہ تھی۔ اور جن کا ظہور حضرت مسیحؑ سے نہ ہوا تھا۔ اور یہ بات ان انجیل نویسوں سے بعید نہیں۔ جنہوں نے مبالغہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا۔ "اور بھی بہت سے کام ہیں۔ جو یسوع نے کئے۔ اور اگر وے جدا جدا لکھے جاتے۔ تو میں گمان کرتا ہوں۔ کہ کتابیں جو لکھی جاتیں۔ دنیا میں نہ سما سکتیں۔" یوحنا ۲۱/۲۵

لیکن باوجود ان اختلافات و تضاد کے ہم کہتے ہیں۔ کہ بے شک حضرت مسیحؑ شاگردوں سے ملے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔ مگر ان کا شاگردوں کو ملنا کس طرح ثبوت ہو گیا۔ کہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھے۔

بزدل شاگردوں کا بہادر بن جانا

آخری شہادت یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ کلیسیا کا وجود اور آبائی شاگردوں کی گواہی قیامت مسیح کی دلیل ہے۔ اور اس میں یہ بات پیش کی گئی ہے۔ کہ مسیح کے شاگرد صلیبی واقعہ سے پیشتر نہایت بزدل تھے۔ لیکن اس کے بعد یکدم وہ ایسے جاں نثار بن گئے۔ کہ وہ مسیحؑ کے نام پر مٹنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے ببانگ دہل دنیا کے سامنے قیامت مسیح کو پیش کیا۔ اور سر کٹوا دیئے۔ لیکن اس عقیدہ کی اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

یہ وہ بات ہے۔ جو آجکل بڑے زور شور سے پیش کی جاتی ہے۔ اور حقیقتاً "اخوت" نے حیات مسیح کے ثبوت میں یہی دلیل بار بار پیش کی ہے۔ سو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ بزدل شاگردوں کا یکدم بہادر بن جانا یہ اس وجہ سے نہیں۔ کہ مسیحؑ مردوں میں سے جی اٹھے۔ بلکہ اس وجہ سے تھا کہ جب انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا کہ کس طرح اس نے اپنے پیارے بندے کو موت کے منہ میں سے چھڑا لیا۔ اور بظاہر یاس و ناامیدی کے وقت اس کی دستگیری فرمائی۔ اور کس طرح اس نے اپنے پیارے نبی کے ذریعہ یونس نبیؑ کے نشان کو ازسرنو تازہ کر دیا اور انہوں نے یہود نامسعود کی تدابیر کی ناکامی اور خدا تعالیٰ کی تدبیر کی کامیابی دیکھی۔ تو ان کے دل اس وثوق کامل سے بھر گئے کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ ان کو ہر مصیبت اور رنج اور دکھ سے نجات دیتا ہے۔ دنیا کی مصائب و مشکلات اپنی انتہا کو بھی پہنچ جائیں۔ تو خدا تعالیٰ انہیں کافور کر کے شب غم و الم کی شب دیجور کی بجائے کامیابی و کامرانی کی صبح و سعادت چڑھا دیتا ہے۔ اور رنج آمیز کیفیات کو کیف آگیں لمحات سے بدل دیتا ہے

تب ان کے پژمردہ دل تازہ دم ہوگئے۔ جرأت و بہادری سے بھر گئے۔ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ان کے کلام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوگئے ابتدائی کلیسا کے زیادہ حالات محفوظ نہیں۔ بہرحال جو ملتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی گروہ موجودہ عیسائی دنیا کی طرح مشرک نہ تھے۔ وہ پکے موحد تھے اور اسی توحید پر دم واپسیں انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ وہ مسیحؑ کو ایک نبی اللہ انسان سے زیادہ حیثیت نہ دیتے تھے۔ بعد کے لوگوں میں غلط عقائد پھیل جانا۔ اور ان پر ان کا جمع رہنا یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہر قوم گم گشتہ کا یہی حال ہوتا ہے وہ غلط عقائد کو صحیح عقائد سمجھتی ہے۔ کیا یہود اپنے عقائد کو صحیح عقائد نہیں سمجھتے اور اسی کی وجہ سے حضرت مسیحؑ کی شان اقدس میں نہایت نازیبا الفاظ نہیں کہتے؟ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کا اپنے عقائد اور مذہب کے متعلق جوش و خروش ان کی سچائی کی دلیل ہے؟ اور ان کے راہ راست پر ہونے کا پکا ثبوت؟

پس عیسائی دنیا کی قربانیاں کوئی انوکھی قربانیاں نہیں۔ نبی کے متبعین کو ان مشکلات کی بھٹی میں سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ لیکن مسیح کے پیروؤں نے یہ قربانیاں کب کیں۔ جب ان کا آقا اور ان کا مخدوم اس دنیا سے بقول ان کے جا چکا تھا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کے متبع ایسے جوانمرد ایمان دار ہوں کہ خدا کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن افسوس دم واپسیں وہ حسرت کے ساتھ ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ملامت کرتے ہوئے اس دنیا سے چلا گیا (لوقا باب ۲۴) اور مسیحؑ کے شاگردوں کی قربانیاں اس شعر کے مصداق ہوئیں ؎

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

صحابہ کرامؓ کی قربانیاں

لیکن اے دیدہ و دل وا رکھنے والو! اسلامی تاریخ کے ذریں باب بھی اُلٹو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر بھی نظر ڈالو۔ حضور اقدس کے ہر خادم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ جاں نثاری و جانفروشی کا زندہ ثبوت پاؤ گے۔ ایک ایک فرد اطاعت و فرمانبرداری کا مجسمہ دیکھو گے۔ ان جانفروشوں کے زندہ جاوید واقعات پر ہمت و جوانمردی کو فخر ہے۔ ان کی زندگی کا ایک ایک ورق زریں حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ صرف ایک ہی واقعہ عرض کرتا ہوں۔

ہمارے آقا۔ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے مشورہ فرماتے ہیں۔ کہ کیا تم جنگ یا بالفاظ دیگر موت کے منہ میں جانے کے لئے تیار ہو ایک جاں نثار انصاری عرض کرتا ہے:۔

یا رسول اللہ! شاید آپ کو خیال ہو کہ ہم نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر جنگ مدینہ میں ہوگی تو ہم آپ کی مدد اور حفاظت ذمہ دار ہوں گے۔ اور مدینہ سے باہر ہم ذمہ دار نہوں گے۔ اے ہمارے آقا یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم نے آپ کی قدر پہچانی نہ تھی۔ اور ایمان اپنی تمام تر حلاوتوں کے ساتھ ہماری رگ و پے میں سرایت پذیر نہ ہوا تھا۔ مقدس آقا! اب ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے آپ ہمیں حکم دیں ہمارے سامنے سمندر ہے۔ اگر اشارہ ہو تو اس میں ہم گھوڑے ڈالدیں۔ ہمارے مال باپ آپ پر قربان۔ اگر لڑائی ہوئی تو ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ بائیں بھی لڑیں گے آگے بھی لڑینگے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور خدا کی قسم دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے ان الفاظ کو سچ کر دکھایا۔

کیا ان الفاظ پر ملاء اعلیٰ عرش پر جھوم جھوم نہ گئے ہوں گے؟ کیا انہوں نے اس مومن جانباز کے لئے برکت و رحمت کے دروازے وا نہ کر دیئے ہونگے؟ دنیا مٹ جائے گی پر یہ الفاظ نہیں مٹ سکتے۔ ان کا کہنے والا نہیں مٹ سکتا۔ اور ان کے مقدس آقا کا نام نہیں مٹ سکتا۔ جس نے یہ ایمانی قوت ان بدوؤں کے اندر پیدا کردی۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید ❊

نور الحق انور

اطفال الاحمدیہ کا پہلا امتحان

حسب دستور اس دفعہ سال رواں کا اطفال الاحمدیہ کا پہلا امتحان جس کا نصاب چہل حدیث ہے۔ ۲۹ راحسان کو ہو رہا ہے۔ مربی صاحبان ۱۵ راگست تک مرکز میں امیدواروں کی فہرست ارسال فرمائیں اور یہ خیال رکھیں کہ کوئی طفل رسول پاکؐ کے زریں اقوال کے یاد کرنے سے محروم نہ رہے۔

خاکسار فیروز محی الدین نائب مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔

نیلام کرنیوالے کی آواز اسی طرح گونجتی رہتی ہے۔ وہ بڑے کمال کے ساتھ گاہکوں کی فطری کمزوریوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اپنے مال کی خوبیاں بتابتا کر، کبھی اِس طرف اور کبھی اُس طرف بولی بڑھواتا ہے اور قیمت دیکھتے دیکھتے کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔ آخر بولی بند ہونے پر خریدار غور کرتا ہے، کہیں میں نے ضرورت سے زیادہ دام تو نہیں لگا دیئے؟ اُس نے کم از کم اُس سے تو زیادہ ہی دیئے جتنے دینا چاہتا تھا!

کیا آپ بھی سودا خریدتے وقت اپنے آپ سے یہی سوال کرتے ہیں، شاید آپ کو احساس نہ ہو، مگر واقعہ یہی ہے کہ آجکل آپ جب کبھی کوئی چیز خریدیں تو گویا نیلام ہی کے چکر میں پھنستے ہیں۔ یہ ایک کھُلی ہوئی حقیقت ہے کہ آجکل سامان کی قلّت ہے اور خریدار بہت ہیں۔ ایک ایک چیز کے درجنوں بلکہ شاید سینکڑوں گاہک موجود ہیں اور ایک سے ایک بڑھ کر خواہاں ہے۔ بیچنے والے اِس کو خوب سمجھتے ہیں اور نیلامی کی طرح اس کمزوری سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ چڑھے ہوئے داموں پر سودا نہ خریدیئے۔ دانشمندی سے کام لے کر اپنی خریداریاں جنگ کے بعد تک ملتوی کر دیجئے اور اب روپیہ بچا لیجئے۔

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگایئے، جہاں یہ محفوظ رہے اور وقتِ ضرورت آپ کو مل سکے۔

زمین، عمارات، خام یا صنعتی اشیاء اور جواہرات مت خریدیئے۔ اِن کی قیمتیں بہت چڑھی ہوئی ہیں اور امکان یہی ہے کہ جلد کم ہو جائیں گی۔ اِس وقت روپیہ لگانے کی عمدہ مدیں یہ ہیں۔ بیمہ پالیسی، انجمن امداد باہمی، بینک کا بچت کھاتہ اور ڈاکخانے کا سیونگز بینک کھاتہ۔ مگر سب سے بہتر یہ ہے کہ اپنا روپیہ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹیں اور سرکاری قرضوں میں لگایئے۔ مستقبل کے لئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائننس نے شائع کیا

AAA140

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۷ جون۔ جنگی جرائم کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کے چیئرمین نے اعلان کیا ہے۔ کہ کمیشن کے فیصلہ کے مطابق فیلڈ مارشل گورنگ کے خلاف جنگی مجرم کے طور پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

قاہرہ ۷ جون۔ عرب لیگ کونسل کا چار گھنٹہ تک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کے بعد سیکرٹری جنرل نے اعلان کیا کہ کونسل کے ابتدائی فیصلے کر لئے ہیں۔

لنڈن ۷ جون۔ مارشل سٹالن نے تین بڑے بڑے اتحادی لیڈروں کی کانفرنس کو منعقد کیا جانا منظور کر لیا ہے۔ مارشل سٹالن کی رائے ہے۔ کہ یہ کانفرنس بہت جلد منعقد ہونی چاہیئے جائے انعقاد کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

برلن ۷ جون۔ کنٹرول کمشن کی پہلی میٹنگ کے دوران میں برلن میں یہ خبریں پھیل رہی تھیں۔ کہ کھوج لگانے والے روسی دستوں نے ایک جلی ہوئی لاش برآمد کی ہے۔ جو ہٹلر سے ملتی جلتی ہے۔ یہ خبریں کافی حد تک مصدقہ ہیں۔ اور یہ بات قریباً پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی ہے۔ کہ یہ ہٹلر کی لاش ہے۔

چنکنگ ۷ جون۔ چین کے وزیر جنگ جنرل چینگ چینگ نے تسلیم کیا ہے۔ کہ پچھلے چند ماہ میں سرکاری فوجوں اور کمیونسٹ فوجوں میں کہیں کہیں تصادم ہوئے ہیں۔ سرکاری فوجوں کو یہ سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ جب تک خود ان پر حملہ نہ ہو۔ وہ کمیونسٹ فوجوں پر حملہ نہ کریں۔

واشنگٹن ۷ جون۔ روسی جرمنی کے بڑے بڑے کاروباری اشخاص کو ختم کر رہے ہیں۔ تا کہ جرمنی میں کمیونزم جاری کر دی جائے۔

پشاور ۷ جون۔ حکومت افغانستان نے کابل یونیورسٹی میں قدیم فارسی لٹریچر کا ایک نیا شعبہ قائم کیا ہے۔ قدیم فارسی لٹریچر کی تلاش کے لئے جو جماعت قائم کی گئی تھی۔ اس نے اپنا کام پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔

لنڈن ۷ جون۔ مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ دمشق پر ۲۹ مئی کو گولہ باری شروع کی گئی۔ جو ۳۱ مئی تک جاری رہی۔ اس کے دوران میں ۵۰۰ اشخاص ہلاک اور ایک ہزار مجروح ہوئے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جنرل ڈیگال نے ہمیں ان ہدایات سے واقف کرنا ضروری نہ سمجھا۔ جو انہوں نے جنرل بینٹ کو فائر بند کرنے کے متعلق بھیجی تھیں۔

سان فرانسسکو ۷ جون کانفرنس کے حلقوں میں یہ خیال زور پکڑ رہا ہے۔ کہ ویٹو کے اختیارات پر جو جھگڑا شروع ہو گیا ہے۔ اسے تصفیہ کے لئے سٹالین چرچل اور ٹرومین پر چھوڑ کر اس ماہ اتحادی اقوام کی کانفرنس کو ختم کر دیا جائے۔

واشنگٹن ۷ جون۔ جنرل نمٹس کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اوکیناوا کے جزیرہ میں ناہا پر امریکی فوجوں نے پوری طرح قبضہ کر لیا۔ اس لڑائی کا بڑا مقصد اس ہوائی اڈا پر قبضہ کرنا تھا۔ اب اصل جاپان پر حملے کرنے کے لئے اس اڈا سے کام لیا جائیگا۔ اوکیناوا میں موسلا دھار بارش کے باوجود امریکن فوجیں سمندر کے کنارہ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ اوکیناوا کی مہم میں شروع سے لیکر اس وقت تک جاپانیوں کے ۴۹ ہزار ٹن سے زیادہ کے جہاز ڈبوئے جا چکے ہیں۔ اور ۹۱ ہزار ٹن کے جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔

واشنگٹن ۷ جون۔ امریکن فوجیں فلپائن کے جزیرہ منڈاناؤ کے پاس جزیرہ ہیلوٹے پر بھی اتر گئی ہیں۔ ایک ریڈیو سٹیشن اور رسد لیجانے والے جہازوں کو تباہ کر دیا گیا۔

واشنگٹن ۷ جون۔ ۵۰ بھاری امریکن بمباروں نے اوساکا پر پھر حملہ کیا۔ اور ۲۵۰۰ ٹن وزن کے بم گرائے۔

چنکنگ ۷ جون۔ چینی فوجوں نے ننینی سے آگے بڑھ کر ایک بڑے شہر مونٹ سین پر قبضہ کر لیا ہے۔

کانڈی ۷ جون۔ سیام میں جاپان کے رسد اور کمک کے راستوں پر ہمارے بھاری بمبار جہاز حملے کر رہے ہیں۔

لنڈن ۷ جون۔ شام میں عام حالت بہت سدھر گئی ہے۔ برطانوی فوجیں شہری افسران کا ہاتھ بٹا رہی ہیں۔ سب دستے اپنی اپنی بارکوں میں چلے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۷ جون وائسرائے ہند لارڈ ویول کو دہلی میں واپس آئے ابھی ۴۸ گھنٹے بھی نہیں ہوئے۔ کہ ان کی ایگزیکٹو کمیٹی کی دو ہنگامی میٹنگیں ہو چکی ہیں۔ پہلی میٹنگ میں وائسرائے نے لنڈن میں برطانوی وارمنٹ کے ممبروں سے اپنی بات چیت کے حالات سنائے۔ اور اس پیشکش کا اعلان کیا جو وہ ہندوستان سے پولیٹیکل سمجھوتہ کے لئے لنڈن سے لیکر آئے ہیں۔ دوسری میٹنگ میں جو کل صبح ہوئی۔ وائسرائے کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ عارضی نیشنل گورنمنٹ کانگرس اور مسلم لیگ کے لئے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں ۵ نمائندے کانگرس کے اور ۵ مسلم لیگ کے اور تین دیگر پارٹیوں کے لئے جائینگے۔ یہ عارضی گورنمنٹ موجودہ آئین کے ماتحت کام کرے گی۔

لنڈن ۷ جون۔ منگل کے دن دو بجے بعد دوپہر تیسری جرمن ریش کا مکمل خاتمہ ہو گیا۔ جرمنوں نے تمام نقشے۔ ایجادیں۔ بارودیں۔ سرنگیں۔ چارٹ۔ اطلاعات اور ریکارڈ اتحادیوں کے حوالے کر دیئے ہیں۔ تمام کارخانے اور لیبر اتحادی ضرورت کے مطابق کام کریگی۔

واشنگٹن ۷ جون۔ اتحادیوں نے ایک مشترکہ اعلان میں کہا ہے۔ کہ جرمنی کی سرحدوں کو سکیڑ کر دسمبر ۱۹۳۷ء کی سرحدوں تک کر دیا گیا ہے۔ جرمنی کی یہ سرحدیں اس وقت تھیں۔ جب ہٹلر نے چیکوسلواکیہ اور آسٹریا کو جرمنی میں شامل نہیں کیا تھا۔ امریکہ۔ روس۔ فرانس اور برطانیہ کے مقبوضہ علاقوں کے متعلق لنڈن واشنگٹن۔ ماسکو اور پیرس سے بیک وقت اعلان کیا گیا۔ اتحادی کونسل نے جرمنی کی تمام فوجی سویلین اور اقتصادی ذمہ واریاں خود سنبھال لی ہیں۔ یہ اقدام اتنا سخت ہے۔ کہ آج تک کسی فاتح طاقت نے کسی مفتوح ملک کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا۔ ہٹلر کی تیسری ریش کی ہر اتھارٹی کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جرمنی کو بطور قوم کے عملی طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ اور اسے ایک اتحادی پروٹیکٹوریٹ بنا دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۷ جون زعفران محل میں عربی ڈیلیگیٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے محمود فہمی پاشا وزیراعظم مصر و پریذیڈنٹ عرب لیگ نے کہا کہ فرانس کا شام و لبنان سے جو جھگڑا ہوا ہے۔ اس سے بڑی طاقتوں کو خبردار ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس سے عالمگیر امن میں خلل اندازی ہوگی۔ فرانس نے شام اور لبنان میں جو کچھ کیا ہے۔ بڑی طاقتوں کو آئندہ خاص تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ تا ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔

واشنگٹن ۷ جون بیان کیا جاتا ہے۔ کہ روزانہ ۵ لاکھ اشتہارات جاپان کے مختلف شہروں پر پھینکے جا رہے ہیں تاکہ عوام کو خوفزدہ کیا جائے۔ اور اس طرح جاپانی حکمرانوں کے حوصلے پست ہوں۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے بھی جاپانیوں کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ وہ غیر مشروط ہتھیار ڈال دیں۔ ورنہ ان کا حشر بھی جرمنی اور اٹلی کا سا ہوگا۔

لنڈن ۷ جون چنکنگ ریڈیو نے ٹوکیو ریڈیو کے حوالے سے اطلاع دی ہے۔ کہ جاپان میں امریکن اور دیگر اتحادیوں کے جاسوسوں کی سرگرمیاں تیز ہوتی جا رہی ہیں جاپانی لوگوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ فوجی امور کے متعلق باتیں کرنے یا خط و کتابت میں ایسے معاملات کا ذکر کرنے سے احتراز کریں۔

واشنگٹن ۷ جون۔ ولایات متحدہ امریکہ کے شعبۂ مالیات جنگ نے اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے۔ کہ ٹوکیو اوساکا یا ناگویا پر بڑا فضائی حملہ امریکہ کے لئے ۳۳۰ ملین ڈالر (۱۱۰ کروڑ روپیہ) کے خرچ کا باعث ہوا ہے۔

واشنگٹن ۷ جون۔ بھاری امریکن بمباروں نے اوساکا پر جو حملے کئے۔ ان کے نتیجہ میں ۱۱½ مربع میل کے علاقہ میں کارخانے۔ فیکٹریاں جل کر راکھ سیاہ ہو گئی ہیں۔

واشنگٹن ۷ جون۔ خاص جاپان پر بھاری امریکن بمبار بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ ٹوکیو شہر کا کوئی ایسا حصہ نہیں رہا۔ جسکو نشانہ نہ بنایا گیا ہو۔ جتنے بھی فوجی ٹھکانے تھے۔ سب کو برباد کر دیا گیا۔ یہ حملے اس وقت تک بند نہ ہونگے۔ جب تک کہ جاپان کو بلاشرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور نہ کر دیا جائیگا۔

چنکنگ ۷ جون لوچاؤ پر چینی فوجوں نے پھر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں پر جاپانیوں کی ہوائی چھاؤنی تھی۔

لنڈن ۷ جون حکومت فرانس نے برطانیہ کو شام اور لبنان کے بارے میں ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس پر حکومت برطانیہ غور کر رہی ہے۔